جلد ۵۴/۱۹ | ۱۱ امان ۱۳۴۴ ہش ، ۷ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ، ۱۱ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ مارچ بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی تکلیف رہی ۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کو بالکل چھوڑ دینا اور بالکل اسباب کا ہو رہنا یہ ایک جذام ہے

ہاں اگر دین کو مقدم رکھ کر کوشش کی جائے تو تلاش اسباب جرم نہیں

"ہماری شریعت اور ہمارا دین دنیا میں کوشش کرنے سے نہیں روکتے صرف اتنی بات ہے کہ دین کو مقدم رکھ کر اگر کوشش کرے تو تلاش اسباب جرم نہیں ۔ ہاں ایسے طور پر جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے نہ ہو جیسے کہ رشوت اور ظلم وغیرہ سے روپیہ کمایا جاتا ہے ۔ اگر خدا کی راہ میں صرف کرنے اولاد پر خرچ کرنے اور صدقات وغیرہ کے لئے تلاش اسباب کی جائے تو ہرج نہیں کیونکہ مال بھی تو ذریعہ قرب الٰہی ہوتا ہے مگر خدا کو بالکل چھوڑ دینا اور بالکل اسباب کا ہو رہنا یہ ایک جذام ہے اور جب تک کہ قبض روح نہ ہو جاوے اس کی خیر نہیں ہوتی ۔ خدا سے ڈرنا اور تقوےٰ اختیار کرنا یہ بڑی نعمت ہے جسے حاصل کرنا چاہیئے اور متکبر گردن کش نہ ہونا چاہیئے

اخلاق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو آج کل کے نو تعلیم یافتہ پیش کرتے ہیں کہ ملاقات وغیرہ میں زبان سے چاپلوسی اور مداہنہ سے پیش آتے ہیں اور دلوں میں نفاق اور کینہ بھرا ہوا ہوتا ہے ۔ یہ اخلاق قرآن شریف کے خلاف ہیں ۔ دوسری قسم اخلاق کی یہ ہے کہ سچی ہمدردی کرے دل میں نفاق نہ ہو اور چاپلوسی اور مداہنہ وغیرہ سے کام نہ لے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی

تو یہ کامل طریق ہے اور ہر ایک کامل طریق اور ہدایت خدا کے کلام میں موجود ہے ۔ جو اس سے روگردانی کرتے ہیں وہ اور جگہ ہدایت نہیں پا سکتے ۔ اچھی تعلیم اپنی اثر اندازی کے لئے دل کی پاکیزگی چاہتی ہے جو لوگ اس سے دور ہیں اگر عمیق نظر سے ان کو دیکھو گے تو ان میں ضرور گند نظر آئے گا ۔ زندگی کا اعتبار نہیں ہے نماز اور صدق وصفا میں ترقی کرو ۔"

(البدر ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۱۰ مارچ ۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی ۔ مربی سلسلہ ان پر پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے پہلے سے بہت افاقہ ہے ۔ تاہم ابھی زخم مندمل نہیں ہوا ۔ احباب کرام ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(انچارج اصلاح وارشاد مقامی)

—● ربوہ ۱۰ مارچ ۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی زخموں کی تکلیف کی وجہ سے تاحال صاحب فراش ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ۔ گو ایسے پر جو زخم آیا تھا وہ ابھی تک پورے طور پر مندمل نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے ۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ پہلے سے بہتر ہے ۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—● ان دنوں عہدیداران جماعت کا انتخاب ہو رہا ہے ۔ زمیندارہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ انتخاب عہدیداران کے ساتھ سکرٹری زراعت کا انتخاب بھی فرمادیں

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

—● مورخہ ۴ اپریل ۶۵ء کو تمام لجنات وسیع پیمانے پر اصلاح وارشاد کے جلسے کریں ۔ اور ان میں تقسیم کرنے کے لئے لٹریچر مرکز سے منگوائیں ۔ جلسہ کی رپورٹیں بھی بھجوائیں ۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ مرکزیہ ربوہ)

—● حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۵ء

مذہب کا فائدہ بغیر ایمان علی وجہ البصیرت کے نہیں ہو سکتا

آج جس اخبار کو اٹھا کر دیکھیں اس میں یہی شکایت آپ پائیں گے کہ مسلمانوں کا اخلاق بہت گر گیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ انتخابات کے متعلق تو اکثر اہل علم حضرات کیا اور عوام کیا سب کا تجربہ یہی ہے کہ مسلمان کس درجہ عام انسانیت کے اصولوں سے بھی کہیں بہت زیادہ نیچے اتر آئے ہیں۔

حال میں اپنے انتخابی تجربہ کی بناء پر مودودی صاحب نے بھی اپنی ایک تقریر میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کی اخلاقی سطح بہت پست ہو چکی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسی حالت میں اگر اسلامی قانون نافذ بھی کر دیا جائے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور یقیناً ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اس لئے مودودی صاحب نے یہ مشورہ دیا ہے کہ عوام کا اخلاق بلند کرنے کی کوشش کی جائے۔

"ترجمان القرآن" مارچ ۱۹۶۵ء میں اشارات کے زیر عنوان جناب عبدالحمید صدیقی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس ملک میں قتل و غارت۔ غنڈہ گردی اور عزت و آبرو پر حملوں کی بڑھتی ہوئی واردات کے بنیادی اسباب میں سب سے بڑا سبب خدا سے بے خوفی اور دین سے بے تعلقی ہے۔ تہذیب و شائستگی، ضبط نفس، انسانی جان اور اُسکا احترام پیدا کرنے میں جس قدر خدمت مذہب نے کی ہے، کسی اور چیز نے نہیں کی۔ مذہب ہی انسان کے لطیف احساسات کو اُبھارتا اور اُس کے اندر رحم اور شفقت کے احساسات کی آبیاری کرتا ہے۔ انسان جتنا مذہب سے دُور ہو گا اتنا ہی وہ خود غرض بے رحم اور شقی القلب ہو گا۔ یہ احساس کہ انسان ایک رُوح رکھتا ہے جسے اگر تکلیف پہنچے تو وہ مالک الملک کے دربار میں ظالم کے خلاف فریاد کرتی ہے۔ یہ عقیدہ کہ جو کچھ ظلم و ستم وہ کر رہا ہے اُسے کوئی علیم و خبیر ذات دیکھ رہی ہے اور اُسے دُنیا کی چند روزہ زندگی کے بعد اُس ذات کی عدالت میں مجرم کی حیثیت سے پیش ہونا ہے، یہ درحقیقت ضبط نفس کے اہم ترین بنیادی محرکات ہیں۔ لیکن اسے اس ملک کی بدقسمتی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ یہاں قوت و طاقت کے اس لازوال خزانے سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔ بلکہ مسلسل ایسے اقدام کیے گئے ہیں جن سے ہماری نئی پود ان تصورات سے یکسر بے گانہ ہوتی جا رہی ہے۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۶۵ء صـ ۸،۷)

یہ بالکل درست ہے کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان انسان کو بدیوں سے روکتا ہے اور مذہب مکارم اخلاق کی تربیت کرتا ہے۔ مگر سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ایمان بالغیب جو مذہب کی جان ہے اور جس کے بغیر مذہب ایک جامد چیز بن کر رہ جاتا ہے وہ کس طرح پیدا کیا جائے۔

اگر یہ کوئی خیالی معیار ہے تو ظاہر ہے کہ آج کل کوئی انسان ایسی خیالی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج وہ زمانہ نہیں کہ لوگوں کو کہدیا کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے لوگ مان جائیں گے۔ بلکہ سائنسی علوم نے آج انسان کو تجربہ اور مشاہدہ کا خوگر کر دیا ہے اور کوئی انسان اللہ تعالےٰ پر بھی حقیقی ایمان نہیں لا سکتا جب تک وہ اس کے وجود کو کسی نہ کسی طرح محسوس نہ کر لے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج اگرچہ اللہ تعالیٰ کا نام بہت لیا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ پر صحیح ایمان بہت ہی کمیاب بلکہ کہنا چاہیئے کہ نایاب ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آج کل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے۔ دراصل اگر دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اُسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا تو مر جاؤں گا۔ پس اگر خدا تعالےٰ کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک، خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا؟ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالےٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ دراصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۳۱۰،۳۰۹)

سو یہ امر قابل غور ہے کہ اگر مذہب واقعی انسانی اخلاق کی عمارت تعمیر کرتا ہے تو آج یہی مذہب مسلمانوں کو اخلاقی پستی سے کیوں نہیں نکالتا۔

یہ تو ٹھیک ہے کہ اگر عوام الناس کے قلب و دماغ میں انسانی جان کے احترام کا نقش بٹھایا جائے تو فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کہدینے سے کہ ہمارے عوام مسلمان ہیں۔ محض ان کو یاد دہانی کرا دینے سے یہ کام ہو جائے گا۔ یہ بھی سخت مغالطہ ہے۔ دُنیا میں کوئی اصلاح کا کام آج تک ایسا نہیں ہوا۔ جس کے لئے عوام کے دلوں میں قدرتی جوش پیدا نہ ہو۔ چنانچہ حب الوطنی ایک ایسا جذبہ ہے جس سے جوش پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ آج کل تمام اقوام حب الوطنی کے جذبہ سے متحرک نظر آتی ہیں۔ مگر یہ جذبہ صحیح اخلاق پیدا کرنے کا اہل نہیں ہے۔ اس لئے جب تک مذہب کے لئے صحیح جوش پیدا نہ ہو۔ اسلامی اخلاق بھی مسلمانوں میں زندہ نہیں ہو سکتے سوال یہ ہے کہ۔ پھر اسلامی اخلاق کے لئے ایسا پُر جوش و خروش جذبہ کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام کی جاودانی صداقتوں پر علی وجہ البصیرت ایمان حاصل ہو جائے۔ مثلاً وہ علی وجہ البصیرت اللہ تعالےٰ کو ماننے لگیں۔ یہ محض زبانی تلقین سے نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے انسان تجربہ اور مشاہدہ کے بغیر اب کسی چیز پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ پر علی وجہ البصیرت ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے وجود کا محسوس ثبوت موجود ہو۔ یعنی انسان ایسے وجود کے ماننے سے رہ نہ سکے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ایسا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر پیدا ہو سکتا ہے تو اس کے کیا ذرائع ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ذریعہ "دعا" ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح تم خدا تعالےٰ کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو۔ اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں۔ میری راہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلےٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دُعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا تعالےٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دُعا بھی ہے۔ جیسے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم۔ پھر فرمایا۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کرونگا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا۔ تو تم بباعث بہرہ پن کے سُن نہیں سکوگے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دُور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سُنو گے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۴۷،۲۴۶)

"خدا تعالےٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اُسے دوبارہ قائم کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۷۸،۲۷۷)

پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد

اور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ان کا ظہور

(شیخ خورشید احمد)

(یہ مضمون مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء کو مسجد مبارک میں منعقدہ جلسہ یوم مصلح موعود میں پڑھا گیا)

قسط نمبر ۱

پیشگوئی مصلح موعود کے بنیادی مقاصد

پیشگوئی مصلح موعود کے ابتدائی حصہ میں اس پیشگوئی کے مقاصد بتائے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں ..... تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

اس الہامی عبارت سے ظاہر ہے کہ ظہور مصلح موعود کی اصل غرض اور بنیادی مقصد صرف یہ تھا کہ

(۱) اللہ تعالیٰ کی ذات پر اور اس کے قادرِ مطلق ہونے پر کامل اور زندہ یقین پیدا ہو۔

(۲) دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہو اور قرآن پاک کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے

(۳) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپ کی فضیلت کا دنیا پر اظہار ہو۔

درحقیقت یہی تین بنیادی مقاصد تھے جنہیں پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ اور انہی مقاصد کی تعمیل و تکمیل کی خاطر حضور علیہ السلام نے ہوشیارپور کا سفر اختیار فرمایا اور وہاں پر اپنے رب کے حضور انتہائی تضرع اور سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی"

اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں مصلح موعود کی جو علامات بیان فرمائیں ان کا مقصد و محور بھی انہیں تین بنیادی مقاصد کی تعمیل و تکمیل تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۴ء میں جس رؤیا کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ انکشاف فرمایا کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ اسی میں الہامی حالت میں حضور کی زبان پر یہ الفاظ جاری کرائے گئے کہ "تیرا فرض ہوگا کہ لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے کہ محمدؐ اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۴۴ء)

ان الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ مصلح موعود کی بعثت کا مقصد یہی مقرر کیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ اسلام کی اشاعت ہو اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت دنیا میں ظاہر ہو۔

حضرت المصلح الموعود کی بچپن کی زندگی

پیشگوئی کے ان بنیادی مقاصد کو ذہن میں رکھنے کے بعد جب ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے بچپن سے لیکر اس وقت تک اپنی زندگی کے ہر دور اور ہر مرحلہ میں ان مقاصد کو جو دراصل احمدیت کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد تھے اپنے سامنے رکھا ہے اور اپنی تمام خداداد صلاحیتوں کو اور کوششوں کو انہی مقاصد کی تعمیل کے لئے وقف رکھا ہے

(۱) جب ہم حضور کی بچپن کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بچپن میں ہی جو کہ کھیل کود کا زمانہ ہوتا ہے آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کرنے اور اس کی معرفت اور عرفان حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ آپ کا اپنا بیان ہے کہ

"جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا۔ تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اور اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا۔ کہ ہاں ایک خدا موجود ہے۔"

حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔" (الحکم جوبلی نمبر)

ذرا اندازہ لگایئے ۱۱ سال کی عمر بھی کوئی عمر ہوتی ہے۔ کھیل کود کی اس عمر میں بھی آپ کے دل میں اگر کوئی شوق پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ یہی ہے کہ میں اپنے خدا پر ہاں اپنے پیدا کرنے والے پر زندہ اور مستحکم یقین پیدا کروں۔ اور جب یہ یقین آپ کے قلب صافی میں پیدا ہو گیا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس طرح خوشی ہوئی گویا ایک بچہ کو اس کی کھوئی ہوئی ماں مل گئی۔

بچپن کا یہی وہ پاک نمونہ تھا جسے دیکھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے اختیار ہو کر یہ کہہ اٹھے کہ

"کھیل کود اور دوسرے اشغال میں انہماک کے باوجود آپ کے دل میں خدمتِ اسلام کا ایسا جوش اور جذبہ نظر آتا ہے جس کی نظیر بڑے بوڑھوں میں بھی شاذ ہی ہوتی ہے۔ آپ کی ہر ادا میں اس کا جلوہ اور ہر حرکت میں اسی کا رنگ غالب و نمایاں تھا۔" (الحکم جوبلی نمبر)

نوجوانی کے زمانہ میں حضور کا ایمان باللہ

بچپن کے اس دور کے بعد جب آپ نے نوجوانی میں قدم رکھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے خلافت ایسی اہم اور گراں بہا ذمہ داری آپ کے سپرد فرمائی۔ اور آپ نے اپنی زندگی کو توحید کے قیام اور اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے کلیۃً وقف کر دیا۔ اس دور پر جب ہم ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انتہائی نازک سے نازک مواقع پر بھی ایمان باللہ کا شاندار نمونہ دکھایا۔ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا تو وہ لوگ جو جماعت کے لئے بمنزلہ ستون سمجھے جاتے تھے خلافت سے باغی ہو گئے۔ اور آپ کے خلاف نہایت زہریلا پروپیگنڈا کرنے لگے۔ وہ یہ کہتے ہوئے مرکز سے نکل گئے کہ جماعت کا ۹۵ فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ ادھر سلسلہ کا خزانہ خالی تھا۔ اور کارکنوں کی شدید کمی درپیش تھی۔ دشمنانِ احمدیت خوش ہو رہے تھے۔ اور برملا اس امر کا اظہار کر رہے تھے کہ یہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ لیکن ایسے نازک موقعہ پر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے بآنگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا میں ضعیف ہوں۔ مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے۔ میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے ..... میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا۔"

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

اسی طرح ۱۹۳۴ء میں جب احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کا شدید طوفان برپا کیا اور حکومت کا ایک بااثر طبقہ بھی ان کے ساتھ مل گیا۔ تو بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب جماعت احمدیہ کے قائم رہنے کی کوئی صورت نہیں رہی۔ لیکن عین

"اس وقت جبکہ مخالفت زوروں پر تھی اور مخالفین قادیان کی (نعوذ باللہ) اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا دعوے کر رہے تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"کشتیٔ احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔"

(فاروق ۲۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

عین اس وقت جبکہ احراریوں کو بظاہر ملک میں بڑی مقبولیت اور طاقت حاصل تھی اور وہ پوری قوت کے ساتھ جماعت احمدیہ پر حملہ آور تھے۔ حضور نے بڑی تحدی اور جلال کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ:

"زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے ہیں اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ مئی ۱۹۳۴ء)

تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ الفاظ بالکل مخالف حالات میں پورے ہوئے زمین واقعی احرار کے پاؤں کے سے نکل گئی۔ اور اس طرح ظاہر ہو گیا کہ واقعی مصلح موعود کے مقدس وجود کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی قدرتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور ان کے لئے جو خدا کے دین اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکار و تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے واقعی خدائے قادر و توانا کی طاقتوں کی ایک کھلی نشانی مل گئی۔

اشاعت اسلام کی کامیاب جدوجہد

اسلام کی اشاعت اور حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو کوششیں فرمائیں۔ اور ان کے جو نہایت بابرکت اور کامیاب نتائج نکلے۔ وہ ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک ان کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ ان نتائج کا سرسری جائزہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ خلافت ثانیہ کے آغاز کے وقت جماعت احمدیہ کا صرف ایک تبلیغی مشن بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہا تھا۔ لیکن آج مشرق و مغرب کے کم و بیش ۴۰ اہم ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۱۳۶ مشن کام کر رہے ہیں۔

جن میں کام کرنے والے مبلغین کی تعداد قریباً دو صد ہے۔ ان ممالک میں انگلستان۔ مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ امریکہ۔ جاپان۔ انڈونیشیا۔ مصر۔ لبنان۔ شام۔ جنوبی افریقہ۔ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک شامل ہیں۔

خلافت ثانیہ کے عہد میں بیرونی ممالک میں جو مساجد تعمیر کی گئیں۔ ان کی تعداد ۳۱۱ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں وہ عظیم الشان مساجد بھی شامل ہیں۔ جو کئی لاکھ روپے کے صرف سے افریقہ میں اور یورپ کے اہم ممالک مثلاً انگلستان۔ جرمنی اور ہالینڈ میں تعمیر کی گئیں اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی زبانوں میں خاصی تعداد میں جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل بھی شائع ہو رہے ہیں۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام متعدد سکول اور کالج بھی قائم ہیں۔ ہمارے متعدد مشن ایسے ہیں جن کے لاکھوں روپے کے بجٹ ہیں اور جو ہزاروں افراد پر مشتمل ہیں۔ ان کے اثر و رسوخ اور وسعت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں جب غانا (مغربی افریقہ) کی احمدیہ جماعتوں کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ تو اس میں ملک کے طول و عرض سے سات ہزار افریقن احمدی شامل ہوئے۔ اور ملک کے وزیر دفاع نے اس کا افتتاح کیا۔

ہماری تبلیغی مساعی کی وسعت اور ان کے خوشکن نتائج کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے معزز ملکی اور غیر ملکی اصحاب بھی ہمارے مشنوں کی حیرت انگیز کامیابی کا اعتراف کر رہے ہیں بطور نمونہ چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

مشہور ادیب مولانا نیاز فتح پوری نے لکھا

"احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح اور روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں۔"

(نگار لکھنؤ اگست ۱۹۵۹ء)

(۲) جماعت اسلامی (ہند) کے آرگن دعوت دہلی نے ہمارا ذکر کرتے ہوئے لکھا

"دوسرا فریق یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس نے بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے۔ سکول کھولے۔ جگہ جگہ مسجدیں تعمیر کیں۔ ہر زبان میں اخبار اور رسالے شائع کئے ...... ریڈیو پر اسلام پر تقریریں کیں۔ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ ہر زبان میں اسلام پر لٹریچر شائع کیا۔"

(دعوت دہلی بحوالہ صدق جدید مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء)

(۳) سیرالیون (مغربی افریقہ) کے ایک صوبائی وزیر نے کہا:

"اگر احمدیت اس ملک میں نہ آتی تو نہ جانے مسلمانوں کی یہاں کیا حالت ہوتی۔ ایک طرف عیسائیت اسلام پر حملہ آور تھی۔ دوسری طرف بعض مسلمان اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ لوگ اسلام سے متنفر ہو رہے تھے۔ ایسی حالت میں صرف جماعت احمدیہ ہی تھی۔ جس نے اسلام کو اور اس کی تعلیمات کو صحیح شکل میں یہاں پیش کیا۔"

(الفضل ۳۱ اگست ۱۹۶۲ء)

(۴) پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی نے اپنے رسالہ ندائے حق میں لکھا

"آج بلاد مغرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں تبلیغی میدان پر احمدی حضرات قابض ہیں یورپ اور امریکہ کے علاوہ ان کے مبلغین ان علاقوں اور جزیروں میں بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ جن کا نام بھی ہمارے عربی مدارس کے اکثر طلباء نے نہیں سنا ہوگا۔ مثلاً ماریشس۔ فجی۔ ٹرینی ڈاڈ۔ سیرالیون اور نائیجیریا وغیرہ۔"

(ندائے حق جولائی اگست ۱۹۵۹ء)

(۵) ہالینڈ کے ایک اخبار نے لکھا۔

"احمدیہ تحریک کے نام لیوا بڑی جانفشانی سے اسلام کو دنیا میں پھیلاتے میں کوشاں ہیں۔ خاص طور پر افریقہ میں بلکہ مغربی ممالک میں بھی جن میں ہمارا ملک ہالینڈ بھی شامل ہے یہاں انہیں خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ غیر از جماعت اصحاب اور غیر مسلم بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ مصلح موعود کی قیادت میں جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لئے نہایت کامیاب اور نتیجہ خیز جدوجہد کر رہی ہے۔

حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی اس مساعی کا اصل مقصد حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا اظہار رہی ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"ہمارا جس قدر کام ہے یہ ہمارا نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ ہماری تمام کوششیں اپنا نام پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پھیلانے اور آپ کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء)

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو محبت و عظمت ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں حضور نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا وسیع نظام قائم فرمایا اور اس کا اندازہ حضور کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ یہ الفاظ گویا حضور کے نصب العین اور حضور کی زندگی کے مقصد کو واضح کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہماری تمام عزت یعنی خلفاء کی اور ہماری ہر ایک بڑائی اور ہماری ہر ایک خوبی اسی میں ہے کہ ہم اپنے آقا اور مطاع کا نام دنیا میں روشن کریں جتنی زیادہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کریں جتنا زیادہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ دنیا میں بلند کریں اسی قدر ہماری ذمہ داری پوری ہوتی ہے اور اسی میں ہماری عزت ہے۔" (ایضاً)

(باقی)

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا راہنما ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے

(کلام حضرت مصلح موعودؓ)

باہمی شفقت و ہمدردی کی اہمیت

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ ایبٹ آباد

مومنین آپس میں شفیق و ہمدرد ہوتے ہیں

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کی تعریف میں فرماتا ہے:-

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا۔

(فتح ع آخری آیت ۲۸)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں۔ آپس میں رحیم و شفیق ہیں۔ تو انہیں رکوع اور سجدہ کرتے دیکھے گا کہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رضامندی طلب کر رہے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کی یہ [illegible]ب فرمائی ہے کہ وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحیم و شفیق ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مومنین کی اس صفت کی کتنی اہمیت ہے اور وہ ایسے صفات رکھنے والے مومنین کو کتنا عزیز رکھتا اور پسند فرماتا ہے۔ کیونکہ اپنی کتاب قرآن مجید میں مومنین کی اس صفت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے جس سے وہ قیامت تک یاد کئے جاتے رہیں گے اور دوسرے مومنین کے لئے نمونہ بنے رہیں گے۔ پس مومنوں کو ہمیشہ اسی طرح آپس میں رحیم و شفیق اور ایک دوسرے کا ہمدرد ہونا چاہیئے۔ جس طرح کہ صحابہ [illegible] ایک دوسرے کے ساتھ شفیق و [illegible] تھے۔ تاکہ وہ بھی خدا اور اس کے رسولؐ کی نظر میں پسندیدہ اور قابل قدر و ستائش ٹھہریں۔ اگر مومنین صحابہ کرامؓ کی طرح آپس میں ایک دوسرے سے رحمت و شفقت کا سلوک کرنے والے ہوں تو ضرور ہے کہ انہی کے ساتھ ملحق کئے جائیں گے۔

مومنین آپس میں دیوار کی مانند ہیں

مومنین کو ایک دوسرے سے مل کر رہنا ایک دوسرے کا سہارا ہونا چاہیئے۔ [illegible]ت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت مومنین [illegible] سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے:-

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ (متفق علیہ)

"یعنی مومن دوسرے مومن کے لئے دیوار کی مانند ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے"

ظاہر ہے کہ دیوار پتھروں یا اینٹوں کے ملانے سے قائم ہوتی ہے۔ اگر پتھروں اور اینٹوں کو گارہ یا سیمنٹ سے نہ ملایا جائے تو دیوار کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کھڑی ہو جائے تو قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح دیواریں نہ ہوں تو عمارت نہیں بن سکتی۔ عمارت کے لئے دیواریں اور چھت کا ہونا ضروری ہے تب وہ عمارت کہلائے گی۔ اسی طرح مومنین کی جماعت مختلف افراد سے مل کر بنتی ہے۔ اور انہیں ایک دوسرے سے ملانے والی چیز ایمان اور ان کی باہمی محبت و شفقت ہے۔ جب وہ مل کر رہیں گے تو دیوار کی طرح قائم ہو جائیں گے اور مخالفین کے سامنے "بنیان مرصوص" یعنی "گچ کی ہوئی مضبوط دیوار کی طرح" ہوں گے۔ اور جتنی ان میں باہمی محبت و شفقت ہو گی اتنے ہی وہ مضبوط ہوں گے۔ اگر ایک عمارت ایسی ہو کہ کہیں اس کی ایک دیوار گر گئی ہو۔ دوسری دیوار پھٹ گئی ہو۔ تیسری دیوار میں سوراخ ہوں۔ چوتھی ٹیڑھی اور عیب دار ہو۔ اور چھت اس کا خراب ہو تو اس عمارت کا کون خریدار ہو گا؟ اس کا کوئی بھی خریدار نہیں ہو گا بلکہ ایسی عمارت، عمارت کہلانے کی مستحق نہ ہو گی۔

پس ہمیں ایک مضبوط دیوار اور خوبصورت عمارت کی طرح ہونا چاہیئے جس میں کسی قسم کا کوئی عیب یا رخنہ نہ ہو اور جس طرح ایک دیوار کا ایک حصہ اس کے دوسرے حصہ کے لئے سہارا دینے یا مضبوط کرنے والا ہوتا ہے اسی طرح افراد جماعت کو ایک دوسرے کا سہارا اور ایک دوسرے کو مضبوط کرنے والا ہونا چاہیئے۔ تاکہ جو بھی اس جماعت کو دیکھے وہ اس میں کوئی عیب نہ نکال سکے بلکہ دوسرے یہ خواہش کریں کہ کاش! ہم بھی ایسے ہی ہوں جیسی یہ جماعت ہے۔ ہم بھی ایسے ہی مضبوط اور ایک دوسرے سے شفقت و ہمدردی کرنے والے ہوں۔ جیسی یہ جماعت مضبوط اور ایک دوسرے سے شفقت اور ہمدردی سے پیش آنے والی ہے۔

اگر مومنین کی جماعت ایسی نہ ہو تو اسے دوسروں سے کیا امتیاز حاصل ہو گا؟ انہیں کوئی امتیاز حاصل نہ ہو گا؟ اور نہ وہ ترقی کر سکیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک مومنین کی جماعت میں کامل شفقت اور ہمدردی پیدا نہ ہو کہ وہ اپنی مصیبت سے دوسروں کی مصیبت کا زیادہ فکر کرنے والے ہوں اور اپنے دکھوں اور تکلیفوں سے زیادہ دوسروں کے دکھوں اور تکلیفوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ تب تک کامل ایمان بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ (مسلم)

یعنی تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور تم ایمان نہیں رکھتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز بتلا دوں کہ اگر اسے کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ گے۔ آپس میں سلام پھیلاتے جاؤ۔"

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ کامل ایمان ایک دوسرے سے محبت کرنے پر منحصر ہے۔ اور جب تک ایسا ایمان پیدا نہ ہو جنت میں داخلہ نہیں مل سکتا۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ "بندوں کے اعمال خدا کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو سوائے شرک کرنے والوں کے سب کی مغفرت ہوتی ہے۔ مگر اُن کی مغفرت نہیں ہوتی۔ جن کے درمیان آپس میں کوئی رنجش یا ناراضگی یا کسی طرح کا قطع تعلق ہوتا ہے۔ جب ان دو مومنوں کا معاملہ خدا کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُتْرُکُوْہُ حَتّٰی یَصْطَلِحَا (مسلم) یعنی ان دو مومنوں کا معاملہ رہنے دو۔ یہاں تک کہ صلح کر لیں"۔ گویا ان دو مومنوں کی بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ آپس میں صلح نہ کر لیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ نمازیں پڑھ لیں اور روزے رکھ لئے۔ بس بخشش ہو گئی۔ مگر اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جب تک نماز روزوں کے باوجود دو مومنوں کی آپس کی ناراضگیاں دور نہیں ہوتیں۔ ان کی بخشش نہیں ہوتی۔

مومنین ایک جسم کی طرح ہیں

مومنین کی جماعت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جسم، جس کے اعضاء میں سے اگر ایک عضو بھی بیمار ہو تو سارا جسم بیمار اور بے چین ہو جاتا ہے۔

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"مومن ایکدوسرے سے دوستی کرنے اور رحمت و شفقت [illegible] میں ایک بدن کی مانند ہیں۔ جب بدن سے کوئی عضو بیمار ہو جاتا ہے تو بدن کے باقی سب اعضاء بے خوابی اور بیماری میں شریک ہوتے ہیں"۔ (متفق علیہ)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کا ترجمہ فارسی کے ان اشعار میں کیا ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ؛ کہ در آفرینش یک جوہر اند

چو عضوے بدرد آورد روزگار ؛ دگر عضوہا را نماند قرار

یعنی بنی آدم ایکدوسرے کے اعضاء ہیں جو کہ پیدائش کے لحاظ سے ایک ہی جوہر ہیں۔ جب ایک عضو بھی بیمار اور تکلیف میں ہوتا ہے تو باقی سب اعضاء بے قرار ہو جاتے ہیں۔

تمام رشتوں سے ایمانی رشتہ زیادہ پائیدار اور بالا ہے

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تمام جسمانی رشتوں سے زیادہ مضبوط اور پائیدار رشتہ ایمانی اور روحانی رشتہ ہے۔ ایکؔ بنی نوع انسان کا رشتہ ہے۔ اس لحاظ سے سب انسان بحیثیت انسان کے ایکدوسرے کے بھائی ہیں۔ کیونکہ ایک ہی آدمؑ و حواؑ کی اولاد ہیں۔ دوسرا جسمانی رشتہ ہے۔ اس لحاظ سے انسان بحیثیت خونی رشتہ کے ایکدوسرے کے بھائی ہوتے ہیں۔ تیسرا ایمانی اور روحانی رشتہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے انسان بحیثیت ایمان و روح کے ایکدوسرے کے بھائی ہوتے ہیں۔ انسانی اور جسمانی رشتہ داری تو موت تک ہی ساتھ دیتی ہے مگر ایمانی رشتہ داری موت کے بعد بھی ساتھ دیتی ہے کہ جہاں انسان موت کے بعد رہے گا اس کے ساتھ ایمانی رشتہ رکھنے والے بھی اس کے ساتھ ہونگے۔ پس یہ ایمانی رشتہ تمام رشتوں سے پائیدار اور اعلیٰ ہے ابدالآباد تک ایکدوسرے کے ساتھ رہیں گے اور کبھی منقطع نہ ہوں گے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ایمانی رشتہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اگر دنیا میں کسی طرح کا قطع تعلق ہو اور اسی حالت میں موت واقع ہو تو جنت میں داخلہ نہ مل سکے گا۔ کیونکہ قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جنتیوں کے مابین کسی قسم کا کینہ اور بغض نہ ہو گا۔ پس جن دو بھائیوں میں کسی قسم کا کینہ اور بغض ہے وہ اس حالت میں جنت میں جانے کے مستحق نہیں جب تک وہ اس کینہ اور بغض کو دُور نہ کریں۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو ایکدوسرے سے کامل شفقت اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے اور کسی قسم کی رنجش اور ناراضگی اور باہمی سرد مہری نہ رکھنی چاہیئے۔ اسی صورت میں ہم کامل مسلمان اور احمدی کہلا سکیں گے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم سب صحابہ کرامؓ کی طرح آپس میں ایک دوسرے سے رحمت و شفقت سے پیش آنے والے اور ایک دوسرے کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی کرنے والے ہوں اور ہماری تمام کمزوریاں دُور ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

یوم مصلح موعود کی بابرکت تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

خانیوال

مورخہ ۲۱/۲/۶۵ کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ خانیوال نے یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا۔

تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد عزیزم نصیر احمد و اختر۔ اطفال نے مضامین پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم شیخ اللہ بخش صاحب اور مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب۔ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ ضلع ملتان نے پیشگوئی مصلح موعود پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ بعد ازاں خاکسار نے صدارتی تقریر کی اور مکرم مولوی صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

(شریف احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال)

قلعہ صوبا سنگھ

مجلس خدام الاحمدیہ قلعہ صوبا سنگھ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۶۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں یوم مصلح موعود کے جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب معلم وقف جدید صدر تھے۔

جلسہ کا آغاز بشارت احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد محترم نصیر احمد صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

پھر سید افتخار حسین صاحب نے سبز اشتہار کی پیشگوئی کے اصل الفاظ سامعین کو پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم قاضی محمد بشیر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں غیر از جماعت دوستوں میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔ نیز اسلام کی سربلندی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تڑپ۔ آپ کی دعاؤں اور ان پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا۔

ان کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب زاہد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظروں میں شانِ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کی۔

زرتشت منیر احمد خاں صاحب قائد مقامی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا سب سے بڑا کارنامہ "تحریک جدید" ہے۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح تحریک جدید کی بدولت دنیا کے کناروں اور گوشوں میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے۔

آخر میں صاحبِ صدر نے اپنے مختصر خطاب میں حضور ایدہ اللہ الودود کی کامل صحتیابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی تلقین فرمائی۔

تقاریر کے درمیانی وقفوں میں منظور احمد صاحب شاکر۔ نصیر احمد صاحب اور بشارت احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثرت سے جلسہ میں شمولیت کی۔ اس کے علاوہ گرد و نواح کے دیہات سے بھی کافی تعداد جلسہ میں شامل ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سید افتخار حسین معتمد خدام الاحمدیہ۔ قلعہ صوبا سنگھ)

حافظ آباد

مورخہ ۲۰/۲/۶۵ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ حافظ آباد میں یوم مصلح موعود پر جلسہ ہوا۔ حاضری اچھی تھی۔ مستورات اور اطفال بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

مکرم شیخ محمد صدیق صاحب۔ مکرم چوہدری اسلم حیات صاحب و مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور مکرم حکیم محمد لطیف صاحب امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد نے مختلف موضوعات پر پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق مضامین پڑھ کر سنائے۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کارناموں اور کامیاب و کامران خلافت پر پچاس سالہ ترقیات کا تذکرہ کیا گیا۔

دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

(غلام احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ حافظ آباد)

دنیاپور

۲۱ر فروری ۱۹۶۵ء بروز اتوار کو مسجد احمدیہ دنیاپور میں یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شیخ مظفر احمد صاحب اور شیخ محمد منیر صاحب نے تقریریں کیں۔ بالآخر دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(زعیم مجلس انصار اللہ دنیاپور ضلع ملتان)

پاکپتن

جلسہ مصلح موعود کا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو خاکسار نے کی۔ اس کے بعد چوہدری محمد صادق صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ ان کے بعد چوہدری عبد الغفار صاحب نے حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب عزیز قائمقام امیر جماعت نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔ بعد میں صدر جلسہ نے لمبی دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔

(چوہدری حشمت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ پاکپتن)

قبولہ ضلع منٹگمری

شیخ محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید عزیزم ظہور احمد صاحب نے کی۔ نظم محمد احمد مظفر صاحب معتمد خدام الاحمدیہ نے پڑھی۔ بعد ازاں چوہدری محمد شریف صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے تقریر فرمائی۔ کئی غیر از جماعت احباب بھی تشریف فرما تھے۔

(محمد احمد مظفر علوی معتمد خدام الاحمدیہ قبولہ)

وزیرستان

نماز ظہر و عصر کے بعد میرن شاہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صوفی غلام محمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی درباره مصلح موعود حضور کے الفاظ میں پیش کی اور پھر ثابت کیا کہ یہ پیشگوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اطال اللہ عمرہٗ کی ذات والاصفات میں کس طرح پوری ہوئی۔

سامعین جن میں مرد۔ عورتیں اور بچے شامل تھے۔ گہرے طور پر متاثر ہوئے۔ تقریر کے بعد خشوع و خضوع کے ساتھ احمدیت کی ترقی حضرت امیر المومنین کی صحت کاملہ اور عمر دراز کے لئے دعا کی گئی۔

(خاکسار نصیر احمد خاں۔ میرن شاہ)

بشیرآباد

مورخہ ۱۹/۲/۶۵ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بشیرآباد میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حضرت المصلح الموعود کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں کثرت سے مردوں، عورتوں، بچوں نے حصہ لیا۔

تلاوت ماسٹر محمد صدیق صاحب نے کی اور الہامی عبارت بھی پڑھ کر سنائی۔ مسعود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر چوہدری محمد اقبال صاحب ایم۔ اے نے "حضور کی عظیم الشان شخصیت" پر تقریر کی۔ منیر احمد شاہد نے مضمون سنایا۔ مسعود احمد صاحب نے "تین کو چار کرنے والا" کا مضمون پڑھا۔ پھر ماسٹر بشیر احمد صاحب خادم نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" سنایا۔ ماسٹر ظفر احمد صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ پھر خاکسار نے "وہ بہتوں کو بیماریوں سے اچھا کرے گا" پر تقریر کی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے پیشگوئی مذکورہ کی تشریح کی اور دعا کرائی۔

(حاجی محمد ابراہیم خلیل سیکرٹری اصلاح و ارشاد بشیرآباد)

بہاولنگر

مورخہ ۲۶/۲/۶۵ کو بعد نماز جمعہ جماعت بہاولنگر نے مصلح الموعود کا جلسہ کیا۔ صدارت جناب سیٹھی احسان الحق صاحب سینئر سول جج ... نے فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید چودھری جمال احمد صاحب نے کی۔ پھر شیخ محمود احمد صاحب نے درثمین سے نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ اس کے بعد چوہدری محمد شریف صاحب لیکچرار نے مصلح موعود کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ پھر چودھری محمد طفیل صاحب لیکچرار۔ مربی سلسلہ عالیہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم اور رانا محمد خاں صاحب امیر ضلع نے تقریریں کیں۔ اور پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔ رانا محمد خاں صاحب نے "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" کے موضوع پر مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔

بعد ازاں جناب صدر صاحب نے اصلاحی رنگ میں مختصر سی تقریر فرمائی۔

دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(دوست محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولنگر)

درخواستہائے دُعا

● میرے چھوٹے بھائی ملک حبیب احمد صاحب نیا سلطان پورہ لاہور کو ایک حادثہ میں ٹانگ پر چوٹ لگی ہے۔

(محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

● ڈاکٹر میجر سراج الحق خاں صاحب کوئٹہ کے لڑکے منیر الحق خاں صاحب کو بہت چوٹیں آئی ہیں۔

(خاکسار ضیاء الحق خاں آف کوئٹہ)

● میرے ایک مخلص دوست مکرم شریف احمد صاحب بعض کچھ عرصہ سے کئی ایک پریشانیوں اور ابتلاؤں میں مبتلا ہیں۔

(بشیر احمد قمر مربی مقیم گوجرہ)

● محترم برادرم چوہدری عطا محمد صاحب چیمہ۔ چیمہ اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بعارضہ لقوہ بیمار ہیں آج کل سخت تکلیف میں ہیں۔

● مکرم سید محمد لطیف صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اب کمزوری زیادہ ہو رہی ہے۔

(سردار عبد الحق شاکر واقفِ زندگی ربوہ)

● محترم شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ نے لاہور میو ہسپتال میں ایک اپریشن کرایا ہے۔

(محمد علی ظفر پرنا ئیڈنڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا)

● مندرجہ ذیل دوست جو کہ بہت مخلص سلسلہ کے کارکن ہیں۔ بیمار ہیں۔ اور ہماری دعاؤں کے خاص طور پر مستحق ہیں۔

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز پشاور روڈ راولپنڈی۔

(۲) شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ

(۳) ملک محمد بشیر صاحب زیدی ٹمپل روڈ لاہور

(۴) عزیز محمد شریف صاحب پسر بابو محمد حیات صاحب۔ سیالکوٹ۔

(۵) میاں نور حسین صاحب کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ۔

(۶) بابو فضل الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ۔ لاہور

(قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۹ مارچ۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان گزشتہ جولائی میں جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا اس میں تقریباً ۸ گنا توسیع کے ایک سمجھوتے پر کل لاہور میں دستخط ہو گئے۔ اس کے مطابق پاکستان انڈونیشیا سے ۲½ کروڑ روپے کا سامان درآمد کرے گا۔ اسی طرح پاکستان انڈونیشیا کو ۵ کروڑ روپے کا سامان بھیجے گا۔ اس سمجھوتے پر دونوں ملکوں کے اقتصادی و ثقافتی تعاون کی کانفرنس کے اختتام پر دستخط کئے گئے۔ کانفرنس نے پاکستان اور انڈونیشیا کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے کے لئے تجارت مشترکہ منصوبوں، جہاز رانی، فضائی آمد و رفت، تعلیم ثقافت، فنی تعاون۔ اور خبر رسانی میں تعاون کے متعلق اہم فیصلے کئے ہیں۔

پاک انڈونیشی ثقافتی و تجارتی تعاون میں توسیع کے سمجھوتے پر انڈونیشیا کی طرف سے وہاں کے وزیر مالیات حاجی محمد حسن اور پاکستان کی طرف سے منصوبہ بندی کمیشن کے نائب صدر مسٹر سعید حسن نے دستخط کئے۔

● شنگھائی ۹ مارچ۔ صدر ایوب نے کل یہاں کہا کہ ہمیں پختہ یقین ہو گیا ہے کہ چین کے لوگ ایک ایسی پر سکون اور پر امن دنیا قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں چھوٹی اور بڑی طاقتیں اچھے پڑوسی ملکوں کی طرح رہ سکیں۔ اور تمام ملکوں کی بھلائی کے لئے مل جل کر کام کریں۔

انھوں نے کہا کہ چینی سربراہوں کی یقین دہانیوں کی وجہ سے پہلے ہی اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔ لیکن چین کے دورے نے میرے اس یقین کو پختہ کر دیا ہے۔

صدر ایوب ایک عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے جو شنگھائی کے نائب میئر ساؤنی چیو نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ میرا دورۂ چین بہت ہی قیمتی تجربہ ہے۔

● لاہور ۹ مارچ۔ مرکزی وزیر اطلاعات خان عبدالوحید خان نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کشمیر کے عوام کو مستقل طور پر اپنا غلام بنانے کی غرض سے جو اقدامات کر رہی ہے پاکستان ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور جلد یا بدیر بھارت کے ہتھکنڈے ناکام ہو کر رہیں گے۔ مسٹر عبدالوحید خان مشرقی پاکستان کے نوروزہ دورے کے بعد لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

انھوں نے مقبوضہ کشمیر میں وسیع پیمانے پر گرفتاریوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا بھارت کتنے ہی مظالم کرے پاکستان مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کی جد و جہد جاری رکھے گا۔

● راولپنڈی ۹ مارچ۔ حکومت پاکستان نے محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کے مطالبات کی جانچ پڑتال کے لئے پانچ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ یہ کمیٹی دوسری باتوں کے علاوہ اس امر کا جائزہ بھی لے گی کہ ملازمین اپنے مطالبات کے سلسلہ میں ہڑتال ایسے غیر قانونی اقدامات کیوں کرتے ہیں۔ کمیٹی حکومت کو پندرہ روز کے اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

● لاہور۔ ۹ مارچ۔ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر جسٹس عبدالحمید خان نے بتایا ہے کہ آزاد حکومت کشمیر کی تاریخ مرتب کر رہی ہے۔

● لاہور ۹ مارچ۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید خان نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کا مسئلہ سترہ برس سے اقوام متحدہ میں زیر غور ہے لیکن یہ ادارہ ابھی تک پچاس لاکھ مظلوم انسانوں کو ان کا بنیادی حق دلانے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عالمی ادارہ چند طاقتوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن کر رہ گیا ہے اس لئے یہ صورت حال تبدیل ہونا ضروری ہے

مسٹر عبدالحمید خان برکت علی اسلامیہ ہال میں ایک استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے جو ان کے اعزاز میں کشمیری تاجروں نے دیا تھا انھوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کو ایسا مفید ادارہ ہونا چاہیئے جہاں ہر قوم خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اپنی مشکلات کا حل تلاش کر سکے۔ اس کے علاوہ اس ادارہ کے فیصلوں پر عمل درآمد کے انتظامات بھی کئے جانے ضروری ہیں۔

● سری نگر۔ ۹ مارچ۔ مقبوضہ کشمیر میں حکومت کے خلاف گڑبڑ پھیلانے اور عوام کو بغاوت پر اکسانے کے الزام میں کل رات مزید ۲۵ افراد گرفتار کئے گئے اور اب مجموعی طور پر گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰۰ تک پہنچ گئی ایک دو کو چھوڑ کر جتنے لوگ گرفتار کئے گئے ہیں ان کا تعلق رائے شماری محاذ سے ہے۔

● عمان ۹ مارچ۔ تونس کے صدر مسٹر بورقیبہ اور اردن کے شاہ حسین نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ فلسطین کو یہودیوں کے قبضہ سے آزاد کرانے میں اردن پر بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے اور اس غرض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تمام عرب ممالک کو اردن کی امداد کرنی چاہیئے یہ مشترکہ بیان شاہ اور صدر کی دو روزہ بات چیت کے اختتام پر جاری کیا گیا۔ دونوں سربراہوں نے اعلان کیا کہ عرب سربراہوں کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو اقدام بھی کیا جائے اردن اور تونس اس کی حمایت کریں گے

● بنڈونگ۔ ۹ مارچ۔ افریشیائی ملکوں کی اسلامی کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی کل شروع ہو گئی اور صبح کے اجلاس سے گیارہ ملکوں کے لیڈروں نے خطاب کیا انھوں نے کہا مسلمانان عالم کے اتحاد کو برقرار رکھا جائے ان کی قوت کو یکجا کرنے اور اتحاد و تعاون کو مضبوط بنانے کے لئے مؤثر اور پر خلوص اقدامات کئے جائیں صبح کے اجلاس میں کمبوڈیا۔ الجزائر، سیلون۔ ڈھومی، بھارت، عراق، اردن۔ گینیا، جاپان، کویت لبنان اور لائبیریا کے مندوبین نے خطاب کیا۔ انھوں نے اسلامی ملکوں کی کانفرنس بلانے کے منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ اسلامی ملکوں کی عالمی کانفرنس بھی بلائی جائے

● کوالالمپور۔ ۹ مارچ۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن نے تصدیق کر دی ہے کہ تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ مسٹر تھانٹ کھومن ملائشیا اور انڈونیشیا میں مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں مسٹر کھومن نے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو سے بات چیت مکمل کر لی ہے البتہ ابھی انھوں نے ملائشیا کی حکومت کو یہ اطلاع نہیں دی کہ ملائشیا اور انڈونیشیا کے سربراہوں کی کانفرنس کب تک متوقع ہے ملائشیا کے وزیر اعظم نے کوالالمپور سے سنگاپور روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید بتایا "گو مجھے تھائی لینڈ نے سربراہوں کی کانفرنس کے بارے میں کوئی تجویز پیش نہیں تاہم میں ملائشیا کی بحران دور کرنے کے لئے صدر سوکارنو سے بات چیت کرنے کو تیار ہوں"

● واشنگٹن ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ ۲۳ مارچ کو دو افراد کو خلائی سفر پر بھیجے گا ورجل گرسیوم اور جان ینگ خلائی گاڑی کے ذریعہ فلوریڈا میں کیپ کینیڈی سے خلائی سفر پر بھیجے جائیں گے یہ سفر ساڑھے چار گھنٹے کا ہو گا۔

نظارت تعلیم کے اعلانات:۔

داخلہ ڈویژنل پبلک ہائی سکول لائل پور۔

سینئر سیکشن (ششم تا دہم) کا داخلہ اپریل ۶۵ء میں۔ ٹسٹ و انٹرویو ۱۵-۴-۶۵ سے انگلش اردو و ریاضی میں۔ داخلہ اردو میڈیم ششم تا دہم۔ انگلش میڈیم سیکشن میں داخلہ صرف جماعت ششم۔ سکول جدید سہولتوں کا حامل۔ ہسپتال۔ آڈیٹوریم۔ ورکشاپس۔ جمنیزیم۔ سوئمنگ پول، میڈیکل سپرویژن۔ گیمز سپورٹس وہابیز۔ سرگودھا ڈویژن کے ساکنین کو ترجیح۔ یک صد روپیہ ماہوار کی مالیت کے ۸ وظائف برائے ساکنین ضلع لائل پور۔ داخلہ جونئیر سیکشن ۱۵-۴-۶۵ سے۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر لیں۔ پرچہ اطلاعات واپسی لفافہ بھیج کر اور پراسپکٹس ڈیڑھ روپیہ میں لیں۔

غیر ملکی تعلیم کے لئے پوسٹ گریجویٹ وظائف

تعداد ۸۔ سہ سالہ۔ منجانب حکومت یوگوسلاویا برائے سپیشل سٹڈیز یا ریسرچ یوگوسلاویا میں۔ ٹیکنیکل مضامین کو ترجیح۔ مالیت وظیفہ -/۳۵۰۰۰ یوگوسلاویا دینار ماہوار۔ الاؤنس کتب علاوہ فیس ندارد۔ رہائش مفت۔ کرایہ آمد و رفت بذمہ امیدوار۔ شرائط بی اے یا بی ایس سی سیکنڈ کلاس۔ سہ نقول درخواستیں معہ سہ نقول سفارشات دو افراد (یونیورسٹی پروفیسرز یا سائنٹیفک ورکرز) و سہ عدد مصدقہ نقول اسناد و میڈیکل سرٹیفکیٹ آف فٹنس اور اقرار نامہ سرپرست در بارہ ذمہ داری برداشت خرچ آمد و رفت نیز سہ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۵-۳-۶۵ تک بنام محفوظ الرحمٰن اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (جنرل) منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد۔ فارم دفتر سے دستی یا بذریعہ ڈاک۔
(د پ ٹ ۲-۶۵ / ۲۵)

ورک سٹڈی ٹریننگ کورس

چار ہفتہ کا کورس ۱۲-۴-۶۵ تا ۱۰-۵-۶۵ - ۱۵ کس کے لئے کراچی میں۔ فیس -/۲۰۰ روپیہ مکمل رجسٹریشن فارم ۲۰-۳-۶۵ تک بنام پروگرام انفارمیشن افسر مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ۔ ڈبلیو پی آئی ڈی سی۔ شاہراہ ایران کلفٹن کراچی نمبر ۶۔
(پ۔ ٹ ۲-۶۵ / ۲۵)

ٹیکنیکل ٹریننگ کورس

بارہ ماہ کا شارٹ ٹرم ٹریننگ کورس منظور شدہ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر لاہور میں شروع ہونے والا ہے۔ ۱۴ ٹیکنیکل ٹریڈس کی ٹریننگ۔ درخواستیں ۱۵-۳-۶۵ تک بنام پرنسپل ڈائرکٹریٹ آف لیبر لاہور
(پ۔ ٹ ۲-۶۵ / ۲۶)

بھرتی اسسٹنٹ چارج مین الیکٹریکل

اسامیاں ۲۳۔ سکیل ۱۷۵ - ۳۵۰۔ الاؤنسز علاوہ۔

شرائط:۔ (۱) بی کلاس ڈپلومہ انجینئرنگ کالج۔ یا (۲) ڈپلومہ الیکٹریکل انجینئرنگ یا بی ایس سی ایک سالہ تجربہ عملی کام ورکشاپ یا پاور ہاؤس (۳) بی ایس سی یک سالہ تجربہ یا ایف ایس سی سہ سالہ تجربہ کار عمر ۳۰-۳-۶۵ کو ۲۰ تا ۳۵۔ درخواستیں ۲۰-۳-۶۵ تک مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں معرفت نزدیک ترین دفتر روزگار بنام چیف پرسانل آفیسر پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور۔ (د پ ٹ ۳-۶۵ / ۲۷)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

جو شخص تلاش کر کے سوچ سوچ کر شعر کہتا ہے وہ حقیقت سے دور ہوتا ہے

اس لئے چاہیئے کہ ہمارے طلباء شعروں کے پیچھے نہ پڑیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم نصیحت

(۱)

طلبائے مدرسہ احمدیہ قادیان نے محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کی روانگیٔ مصر کے موقعہ پر مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۲ء کو بعد نماز عصر الوداعی تقریب منعقد کی۔ ایک طالب علم نے نظم پڑھی اور دوسرے نے ایڈریس پیش کیا اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی:۔

"پہلی بات جس کے متعلق مدرسہ کے طلباء کو توجہ دلاتا ہوں وہ نظم ہے جو اب پڑھی گئی ہے۔ میرے نزدیک نظم قلب کے جوش کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ حالت بڑھالی جائے تو ٹھیک نہیں ہوتی۔ قرآن کریم میں جو الفاظ شعراء کے متعلق آئے ہیں ان سے لوگوں کو دھوکہ لگا ہے اور انھوں نے شعر کہنے کو ہی بُرا سمجھا ہے اور لوگوں نے اس زمانہ کے مصلح پر بھی اس بارے میں اعتراض کیا ہے۔ مگر بائبل میں ایک کتاب ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کو کتاب کر کے ہی یاد کیا گیا ہے۔ وہ ہے زبور۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شعر بری بات نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اشعار کہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی شعر کہے جاتے تھے۔ مگر رائی تب ہے کہ اگر شعر سے صرف شعر کہنا مدنظر ہو میرے نزدیک شعر اس لئے کہنا کہ لوگ پسند کریں اور داد دیں۔ درست نہیں میں بھی شعر کہتا ہوں لیکن جب میں شعر کہتا ہوں تو نہیں معلوم ہوتا کہ کیا لکھ رہا ہوں۔ جب قلم ایک جگہ جا کر رک جاتا ہے تو پھر خواہ کتنا ہی زور لگاؤں آگے شعر نہیں کہا جا سکتا۔ جو شخص تلاش کر کے سوچ سوچ کر شعر کہتا ہے وہ حقیقت سے دور ہوتا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ ہمارے طلباء شعروں کے پیچھے نہ پڑیں ہاں اگر شعر پیچھے پڑ جائے تو کہہ لیں وہ شعر جس کو انسان تلاش کر کے لاتا ہے وہ ناپسندیدہ ہے مگر جب طبیعت میں جوش ہو اور بغیر خوض اور غور کے مضامین جاری ہوں تو وہ ایک قسم کا القاء اور الہام ہوتے ہیں۔ مگر دوسری قسم کے شعر حقیقت سے دور ہوتے ہیں اس لئے چاہیئے کہ ان پر توجہ نہ کی جائے اور نہ شعر اس لئے کہا جائے کہ لوگ داد دیں۔

دوسری نصیحت جو میں کرنا چاہتا ہوں اس پر طلباء مدرسہ احمدیہ کو توجہ کرنی چاہیئے۔ نظم پڑھنے والا اور ایڈریس سنانے والا دونوں ہندوستانی ہیں۔ میں نے کسی قریب کے خطبہ میں ہی بیان کیا تھا کہ ہندوستانی پنجابی کی تقسیم ٹھیک نہیں۔ اس وقت جو میں نے یہ کہا ہے کہ یہ ہندوستانی طالب علم ہیں یہ اس بات کے نیچے نہیں آ سکتا میری اس سے منشاء یہ ہے کہ جہاں کی زبان ہو اس کو وہاں کے باشندے ہی زیادہ اچھی طرح بول سکتے ہیں مگر اردو زبان اس وقت ہندوستان کی علمی زبان ہے اور اس میں ہمارا مذہبی لٹریچر ہے اس لئے دوسرے طلباء کو بھی اس میں بولنے اور لکھنے کی مشق کرنی چاہیئے تاکہ وہ تمام ہندوستان میں کام کر سکیں۔

تیسری نصیحت ایڈریس کے متعلق ہے۔ یاد رکھو ایڈریس کے معنے ہوتے ہیں دوسرے کو مخاطب کرنا۔ یہ ایک انگریزی لفظ ہے۔ ایڈریس کا قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ جس کو ایڈریس دیا جائے اس کو مخاطب کیا جائے کہ ہم کیوں آپ کو مخاطب کرتے ہیں اور جو تقریب ہو اس کے مطابق مضمون ہو۔ لیکن جو ایڈریس اس وقت پڑھا گیا ہے اس کا اکثر حصہ ایڈریس کہلانے کا مستحق نہیں۔ موقع کے مناسب بات کا ایڈریس میں ہونا ضروری ہے۔ مثلاً شیخ محمود چلے ہیں ان سے اس طرح خطاب ہوتا کہ آپ ہمارے مدرسہ کے طالب علم ہیں اور آپ کو موقع ملا ہے کہ غیر ملک میں جائیں آپ لوگوں پر اس مدرسہ کی عظمت ظاہر کریں آپ کی کامیابی پر مدرسہ کی کامیابی یا ناکامی کا سوال درپیش ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے ذریعہ مدرسہ کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بیٹھے گی اور وہ اغراض جو اس کے بنائے جانے کی ہیں پوری ہوں گی۔ ہم میں سے بھی جس کو توفیق ملے گی وہ بھی خدمت دین کے لئے وطن سے باہر جائے گا۔ اس وقت اس قسم کا مضمون مناسب تھا۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء)

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں کسی نظم کو شاعری کے شوق میں
نہیں کہتا ہوں بلکہ جب تک ایک خاص جوش پیدا
نہ ہو نظم کہنا مکروہ سمجھتا ہوں اس لئے زردِ دل
سے نکلا ہوا کلام سمجھنا چاہیئے"

(بحوالہ کلام محمود)

تعلیم الاسلام کالج کی کشتی رانی ٹیم نے پنجاب یونیورسٹی چیمپئن شپ جیت لی

یہ امر احباب کے لئے باعث مسرت ہوگا کہ اس سال پھر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی کشتی رانی ٹیم نے مارچ کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہونے والے پنجاب یونیورسٹی کے مقابلہ جات میں جو لاہور میں منعقد ہوئے تھے۔ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ سپلی کالج لاہور رنرز اپ قرار پایا۔ تعلیم الاسلام کالج کے مندرجہ ذیل کھلاڑیوں نے کشتی رانی کا بہترین مظاہرہ کیا شاہد احمد کاہلوں۔ محمد صدیق بھٹی۔ کرامت علی۔ عبداللطیف۔ محمد رفیق

کانووکیشن تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات ۱۴ مارچ کو ½۹ بجے صبح کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ ۱۹۶۴ء میں بی اے / بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ ایک روز قبل یہاں پہنچ کر مورخہ ۱۳ مارچ کو ۵ بجے شام ریہرسل میں شامل ہوں۔ گاؤن اور ہڈ یونیورسٹی ٹیلرز کے نمائندے سے مل سکیں گے جو یہاں پر موجود ہوگا۔

(پرنسپل)

تقریب شادی و رخصتی

محمد عقیل صاحب اطہر ایم سی، ایم پی ایچ۔ (یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ) ابن محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی کی تقریب شادی و رخصتی کراچی میں مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۵ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح آنسہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری سردار احمد صاحب ڈپٹی سیکرٹری پبلک سروس کمیشن کے ساتھ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی نے مورخہ ۱۹ فروری کو مسجد احمدیہ کراچی میں پڑھا۔ آنسہ بشریٰ صاحبہ محترم میاں محمد شریف صاحب ای اے سی کی نواسی ہیں۔ رخصتی ۲۰ فروری کو شام کو ہوئی جس میں محترم امیر صاحب جماعت کراچی اور دیگر احمدی احباب شریک ہوئے اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا ہوئی۔ مورخہ ۲۱ فروری کو محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نے وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ہر دو تقاریب میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بزرگان سلسلہ و تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

بجٹ فارم انصار اللہ

مالی سال کے دو ماہ گزر چکے ہیں ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے سال رواں کے بجٹ فارم مکمل ہو کر واپس نہیں آئے مجالس سے درخواست ہے کہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء

نمائندگان کا انتخاب کرا کے جلد اطلاع بھجوائیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء کے لئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ مارچ کی تاریخیں مقرر ہو چکی ہیں اور اخبار الفضل میں کئی دفعہ اعلان کروایا جا چکا ہے مگر اب تک جماعتوں کے نمائندگان کے متعلق بہت کم اطلاعات آئی ہیں عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ جلد از جلد نمائندگان کا انتخاب کروا کر باقاعدہ اطلاع دیں۔ نیز یہ امر مدنظر رہے کہ حتی الوسع سب جماعتوں کو اپنے نمائندے بھجوانے چاہئیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)